70

4:سورۃ النساء

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
4	سُوْرَۃُ النِّسَآء	مدنی	24	176	4 to 6	لَنْ تَنَالُوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 6 میں اللہ سے ڈرنے اور صلح رحمی کی تلقین۔ یتیموں کے حقوق ادا کرنے اور
ان کے مال کی اس وقت تک حفاظت کرنے کی ہدایت کہ جب تک ان میں مناسب سمجھ بوجھ
پیدا نہ ہو جائے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ
مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ اے انسانوں ! اپنے
رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا
پھر ان دونوں سے بکثرت مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ
تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۱﴾ اور اس اللہ سے
ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو اور
قرابت کے تعلقات کو توڑنے سے پرہیز کرو، بیشک اللہ تم پر نگران ہے وَ اٰتُوا
الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَهُمۡ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا
اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ﴿۲﴾ یتیموں کے مال واپس
ان کے حوالے کر دو اور اپنے بُرے مال کو ان کے اچھے مال سے تبدیل نہ کرو اور ان

کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر یا تبدیل کر کے نہ کھایا کرو، کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے

وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ
النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم اپنے
زیر سرپرست یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے بجائے
دوسری عورتیں جو تمہیں پسند ہوں ان میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں
سے نکاح کرلو فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ
ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ﴿۳﴾ پھر اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ ایک سے زیادہ بیویوں میں
عدل نہ کر سکو گے تو صرف ایک ہی عورت سے نکاح کرو یا پھر وہ کنیزیں جو تمہاری
ملکیت میں آئی ہوں، امید ہے کہ ایسا کرنے سے تم ناانصافی اور ایک ہی طرف جھکنے
سے بچ جاؤ گے نزول قرآن سے پہلے کسی بھی آسمانی کتاب میں تعداد ازواج پر کوئی پابندی نہیں
لگائی گئی تھی۔ اگرچہ عوام الناس میں ایک ہی شادی کا رواج تھا لیکن ایک سے زیادہ بیویوں پر
پابندی بھی نہ تھی۔ ایسی مثالیں موجود ہیں جب ایک شخص نے ایک وقت میں بڑی تعداد میں
شادیاں کیں۔ قرآن نے پہلی دفعہ ایک طرف تو بڑے واضح الفاظ میں ایک ہی شادی کی ترغیب
دی اور دوسری طرف چار سے زیادہ بیویوں پر پابندی عائد کر دی۔ یہ اجازت بھی تمام بیویوں کے
ساتھ عدل سے مشروط ہے۔ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ
لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴿۴﴾ اور عورتوں کو ان کے مہر
خوش دلی سے ادا کیا کرو، پھر اگر وہ خود اپنی خوشی سے اس مہر میں سے تمہارے لئے کچھ
چھوڑ دیں تو تب اسے خوشگوار سمجھ کر مزے سے کھاؤ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

اَمۡوَالَكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ قِيٰمًا وَّ ارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَ اكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا
لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۵﴾ اور اپنے وہ اموال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے قیام زندگی
اور معاش و روزگار کا ذریعہ بنایا ہے ناسمجھ اور کم عقل لوگوں کے حوالہ نہ کرو، البتہ انہیں
اس میں سے کھلاتے رہو اور پہناتے رہو اور انہیں نیک کاموں کی ہدایت کرتے رہو اگرچہ
یتیموں کے بارے میں احکام ہی زیر بحث ہیں لیکن اس آیت کا مفہوم عمومی حیثیت کا حامل
ہے وَ ابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا
فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ اور یتیموں کی عقل و شعور کا جائزہ لیتے رہا کرو یہاں تک
کہ جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں سوجھ بوجھ اور صلاحیت دیکھو تو ان کے
مال ان کے سپرد کردو وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّ بِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ؕ اور اس خوف
سے کہ کہیں وہ یتیم بچے بڑے نہ ہو جائیں ان کے مال جلدی جلدی فضول خرچی کر کے نہ
کھا جاؤ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ ۚ وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ
بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ اور اگر کسی یتیم کا سرپرست دولتمند ہو تو وہ یتیم کے مال سے بالکل پرہیز
کرے اور اگر سرپرست خود نادار ہو تو وہ اس کی پرورش کے لئے صرف بقدر حاجت اسکے
مال کو استعمال کرلے فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ﴿۶﴾ اور پھر جب تم ان یتیموں کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر
گواہ بنالیا کرو اور یاد رکھو کہ حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے